بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

نظرات

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ صدر پاکستان جناب آغا محمد یحییٰ خان صاحب
عید میلاد النبی کے مبارک موقعہ پر اپنے پیغام میں اس بات کی وضاحت کر دی
برصغیر کے مسلمانوں نے پاکستان کا مطالبہ اس لئے کیا تھا کہ وہ اپنی مملکت میں
ادانہ طور پر اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہوسکیں اور غیر اسلامی استبداد سے
ت حاصل کرسکیں، ساتھ ہی انھوں نے دعا کی کہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا
ے کہ وہ اپنے اغراض و مقاصد میں کامیابی حاصل کریں اور پاکستان کو صحیح معنوں
اسلامی ملک بناتے ہوئے اس کی سالمیّت کے تحفظ کے علم بردار رہیں۔

الحمد للہ کہ صدر مملکت کی بر وقت پیش قدمی اور ملک کی مایۂ ناز افواج
تندہی و چابکدستی سے مشرقی پاکستان کے کچھ تخریب پسند اور ہندو نواز ذہنیت
ھنے والے رہنماؤں کی کھلی بغاوت اور ملک کی سالمیّت کو برباد کرنے والے عزائم
ام بنا دیئے گئے، اللہ بزرگ و برتر نے مشرقی پاکستان کے مسلمانوں کو ہندوؤں کی
می سے ایک بار پھر بچا لیا۔ ورنہ پاکستان کا یہ علاقہ ہمیشہ کے لئے ہندوستان کے
ڈبڑ والے صوبۂ مغربی بنگال کا ایک حصہ ہو کر رہ جاتا اور بنگلہ اور اُردو بولنے
ے پاکستانی ایک بار پھر ہندوستان کی غلامی میں ہر طرح کے مظالم اور بے رحمیوں کا

ار بنتے رہتے۔

س خطے کی تفصیلی خبروں سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ مشرقی پاکستان کی
وت کے منصوبے کے حامی اکثر و بیشتر لادینی علوم کے حامل، ہندو ثقافت و
سے قربت رکھنے والے نئی نسل کے وہ افراد تھے جن کی تعلیم و تربیت خالص
امی اور لادینی طریقے پر ہوئی۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس نام نہاد "حریت" یا
ے علمبرداروں نے نہ صرف اُردو بولنے والوں کے عورتوں بچوّں اور گنے
دوں کے ساتھ نہایت غیر انسانی مظالم اور بربریت کا مظاہرہ کیا بلکہ اپنی زبان
ے مذہبی تعلیم و تربیت سے آراستہ مَردوں، عورتوں اور ان کے بچوں پر
ت درازی سے باز نہ آئے۔ ان نام نہاد مسلمانوں کی بربریت نے ہندوؤں کے
بھی مات کر دیا، اور یہ ترقی و آزادی کے نام لیوا انسانیت کے نام پر
کا گلا گھونٹنے میں بدترین مذبوحی حرکتوں کے ارتکاب سے نہ شرمائے۔
للہ تعالیٰ ظلم و عدوان کو تادیر قائم نہیں رکھتا!

آج جبکہ اس بات کا احساس ہر ایک کے دل میں باقی ہے کہ پاکستان ہم نے
حاصل کیا تھا کہ اسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر ایک بار ہم دنیا کو پھر
کر اپنے پیغمبر حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چل
پہ توکل کرتے ہوئے ہم پھر ترقی کا دَم بھر سکتے ہیں، اور دنیا کی اقوام کے
، اپنی برتری قائم کرکے قرآن کے اس فرمان کی لفظ بہ لفظ صداقت کی شہادت
سکتے ہیں:-

نتم خیر امۃ اخرجت للناس۔

لبتہ اس ترقی و برتری کا راز زبان تعلی میں نہیں عملی مظاہرے میں پنہاں
نے پیغمبرؐ کی والہانہ محبّت کا ثبوت جلسوں میں شریک ہو کر اور ظاہر میں
کرکے دنیا والوں کے آگے پیش نہیں کیا جا سکتا۔ اس محبت کا ثبوت عملی زندگی کے
سے لوگوں پر واضح ہو سکتا ہے، حلال و حرام میں تمیز کرنے سے فروغ پا سکتا

اور ہر طرح کی برائیوں کے اجتناب سے حاصل ہو سکتا ہے۔

صدر یحییٰ خان نے عید میلاد النبیؐ کے موقع پر قوم کے نام اپنے پیغام میں کہا
میں اپنے دلوں کو ٹٹولنا چاہیئے کہ اسلام کے جن ارفع و اعلیٰ اصولوں کو عملی جامہ
کی غرض سے ہم نے اپنے لئے یہ علیحدہ وطن حاصل کیا تھا انفرادی یا اجتماعی
پر ہم نے ان اصولوں کا کس حد تک احترام کیا ہے؟" صدر مملکت نے انسانیت
عظیم ترین محسن، معلّم اور نجات دہندہ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اخوّت و انصاف کے ابدی اصولوں پر مبنی
ایسا نظام عطا کیا جس نے انسان کو علاقائی، جغرافیائی اور نسلی وفاداریوں
تنگ دائرے سے نجات دلا دی، آئیے ہم متحد و متفق ہو کر اس نظام پر عمل پیرا
نے کا عہد و پیمان کریں۔

گزشتہ ماہ کے اداریہ میں دو باتوں کی طرف صدر مملکت اور ارباب حل و عقد
توجہ مبذول کرائی گئی تھی، ایک بار پھر ان کی طرف ملک کے بہی خواہوں کی توجہ منعطف
نے کی سعادت حاصل کی جاتی ہے، حضور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :-
لا یُلدَغُ المؤمن من جُحرٍ مرتین۔ ایک ہی سوراخ سے ایک ایمان والے کو دوبارہ
نہیں مارا جاتا، ایک بار کے بعد ایمان کا شیدائی ہشیار ہو جاتا ہے، اور ایک
ذریعہ سے دوبارہ نقصان نہیں اٹھاتا۔ جن دو باتوں کو پیش کیا گیا تھا وہ یہ ہیں:-

۱۔ تعلیمی اصلاح کا نفاذ اوّلین فریضہ ہے، جس سے ہم اب تک غافل رہے
، اور اس اصلاح کا مطلب یہ ہونا چاہیئے کہ میٹرک کے امتحان تک سارے لوگوں
مفت تعلیم دی جائے، اور نصاب میں عربی اور علوم دینیہ کو دوسرے معاشرتی
سائنسی علوم کے ساتھ لازمی قرار دیا جائے۔ میٹرک کے بعد عربی اور اسلامی تعلیم
واقفیت پیدا کرنے کے بعد طالب علم کو اختیار رہے کہ اپنی پسند کے مضامین
خصوصی اور اعزازی سند کا حامل بنے۔ پبلک اسکولوں، مشنری اسکولوں اور
رس کی تعلیم کو اس وقت تک ناکارہ نہیں بنایا جا سکتا جب تک کہ اس جدید قسم